VFAST Transactions on Islamic Research
http://vfast.org/journals/index.php/VTIR@ 2016 ISSN(e): 2309-6519;ISSN(p): 2411-6327
Volume 4, Number 1, January-December, 2016 pp. 15–26

قران مجید میں معرَّب (۱)
(قسط اول)

NON ARABIC WORDS IN THE QUR'AN
(Part-1)

DR.SIRAJULISLAM[1]
[1] Department of Islamic studies, Abdul Wali Khan University Mardan (PAK)
sirajulislam@awkum.edu.pk

Abstract:
The Holy Quran is the everlasting miracle which was revealed by Allah Al-Mighty in word and meaning on His last messenger Sayyedena Muhammad Mustafa (S.A.W). This is the Book of knowledge wisdom. The language of the Holy Quran is Arabic although several words have been derived from other languages e.g., Roman, Hebrew and Persian etc. In this article such words & terminologies have been identified from their origins. More over these words have been analyzed with respect to their meanings. It is worth considering that these words lose their originality whatsoever after getting the Arabic structure.

Keywords: Qur'an, Islam, Arabic, Non Arabic words.

تعارف:

اہل عرب پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت و عنایت ہے کہ اس نے قرآن مجیدکو عربی زبان زبان میں اتاراتاکہ ان کواِس کلام کے سمجھنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے' اس لیے لیے اس نئے یہ اعلان فرمایاکہ:اِناانزَلنہ قرْاناعَرَبیّالعَلکمْ تَعْقِلوْنَ(۲)''ہم نے اِس کو عربی کوعربی قرآن بناکراتاراتاکہ تم سمجھو۔''

یہ خطاب اہل عرب سے عموماًاورقریش سے خاص طورپرہے کہ اللہ تعالیٰ کاتم کاتم پرعظیم احسان ہواہے کہ اس کی یہ سب سے بڑی نعمت تمہاری عربی زبان میں نازل ہوئی ہے تاکہ تم اس کو سمجھو'اس کی قدرکرواوراس کودوسروں تک پہنچاؤاوران کوسمجھاؤ'یہ اس کتاب کے کتاب مبین ہونے کاایک پہلوہے اوراس میں قریش کے لیے ایک دھمکی بھی ہے کہ اگرتم نے اس نعمت کی قدرنہ کی توتم سے بڑابدقسمت بھی کوئی اورنہ ہوگا'یہ جتنی بڑی نعمت ہے اتنی ہی بڑی نقمت کے مستحق مستحق ٹھہروگے اگرتم نے اس کی قدرنہ کی۔کِتبٌ فصِّلت ایٰتہٗ قرْاناعَرَبیّا لقَوْم یَعْلموْنَ(۳).''یہ ایسی کتاب ہ کہ اس کی تفصیل عربی قرآن کی صورت میں ان لوگوں کے لیے کی گئی ہے جوجانناچاہیں۔اِناجَعَلنہ قرْاناعَرَبیّا لعَلکمْ تَعْقِلوْنَ(۴)''ہم نے اِس

کوعربی قرآن بناکراُتاراہے تاکہ تم سمجھو۔‘‘
قرآن مجیدکاعربی میں اُتاراجانااہلِ عرب پرایک عظیم احسان بھی تھااورایک فیصلہ کن اِتمامِ حجت بھی۔احسان کاپہلوتوبالکل واضح ہے کہ اﷲتعالیٰ نے اپنی آخری اورکامل ہدایت اُن کی زبان میں اُتاری کہ وہ بلاواسطہ غیراس سے کسبِ فیض کرسکیں‘دوسروں کی تعلیم وتبلیغ کا اُنہیں رہینِ اِحسان نہ ہوناپڑےبلکہ دوسرے اُن کے زیرِاِحسان بنیں۔اِتمامِ حجت کاپہلو یہ ہے کہ اﷲتعالیٰ اُن کی اپنی زبان میں اپنی ہدایت نازِل کرکے اُن کاہرعذرختم کردیاہے اوراب وہ عنداﷲیہ عذرنہیں کرسکتے کہ مخاطَب عربی اورکلام عجمی!وَلَوْجَعَلْنٰہُ قُرْاٰناً اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْلاَفُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ ءَ اَعْجَمِیٌّ وَعَرَبِیٌّ(۵).‘‘اوراگرہم اِس قرآن کوعجمی قرآن کی شکل میں اُتارتے تویہ لوگ یہ اعتراض اُٹھاتے کہ اس کی آیات کی وضاحت کیوں نہیں کی گئی!کلام عجمی اورمخاطَب عربی!‘‘
قرآن مجیدسے اِعراض وفرارکے یہود مختلف بہانے پیداکرتے تھے‘جن میں سے بعض کوسورۃ حم السجدۃ میں نقل کرکے اُن کی لغویّت واضح کی گئی ہے۔اہل کتاب یہ اعتراضات مشرکین مکہ کوبھی اِلقاء کیاکرتے تھے جوبنواسماعیل کوقرآن مجیدکی نعمت سے محروم کرناچاہتے تھے اورقریش کے نادان لیڈراُن کے حسداوراُن کے چالوں سے بے خبرہونے کے باعث محض رسول اللہ اکی مخالَفت کے جوش میں اُن کے اِلقاء کیے ہوئے شبہات و اعتراضات نقل کرناشروع کردیتے تھے۔یہودکے سکھائے ہوئے متعدداعتراضات میں سے ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ وحی کی مخصوص زبان تواب تک عبرانی رہی ہےجن میں وہ تمام صحیفے نازل ہوئے جن کے آسمانی ہونے کااِقرارقرآن مجیدکوبھی ہے تواَب اﷲتعالیٰ نے اپنی زبان کیوں بدل لی اوریہ نئی وحی عربی میں کیوں نازل ہوئی؟ قرآن مجیدنے اس کاجواب یہ دیاکہ ان لوگوں کایہ اِعتراض محض برائے اِعتراض اور قرآن مجیدکی مخالَفت کے لیے ایک بہانہ ہے۔
اگرقرآن مجیدکسی عجمی زبان میں اترتاتویہی لوگ یہ اِعتراض اُٹھاتے کہ اس کی آیتوں کی ہماری زبان میں اچھی طرح وضاحت کیوں نہیں کی گئی لیکن جب ہم نے قرآن مجیدکوعربی زبان میں اُتارکراُن کے لیے اچھی طرح کھول دیاتوبجائے اِس کے کہ اﷲتعالیٰ کے اِس فضل واِحسان کےشکرگزارہوتے یہ دشمنوں کاسکھایاہوایہ اِعتراض لے کراُٹھ کھڑے ہوئے کہ اﷲتعالیٰ نے سابق روایت کے خلاف اپنی یہ وحی عربی زبان میں کیوں اُتاری‘گویااﷲتعالیٰ کاایک عظیم احسان اِن نادانوں کے لیے وجہ اِعتراض بن گیا۔ ءَ اَعْجَمِیٌّ وَعَرَبِیٌّ‘والافقرہ اُن کے اعتراض ہی کاحصہ ہے کہ اس وقت یہ لوگ یہ بات بناتے کہ پیغام عجمی اورمخاطَب عربی!!یعنی یہ کیابے تکاپن ہے کہ جولوگ اس کتاب کے سب7 سے پہلے مخاطَب ہیں وہ اس کی زبان سے بالکل نابلدہیں!

قرآن مجیدمیں مُعَرَّب؟

قرآن مجیدمیں مُعَرَّب الفاظ کے وقوع میں ائمہ کااختلاف ہے۔زیادہ ترائمہ جن میں امام شافعی(۶)'مفسر ابن جریر(۷)'قاضی ابوبکر(۸)اور ابن فارس(۹) بھی شریک ہیں۔ان کی رائے ہے کہ قرآن مجیدمیں عربی زبان سے باہرکاکوئی لفظ واقع نہیں ہواہے اوروہ اس کی دلیل میں یہ آیات پیش کرتے ہیں:اِنَّااَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰناًعَرَبِیًّا(۱۰). ''ہم نے اِس کوعربی قرآن بناکراُتارا۔''اِنَّاجَعَلْنٰہُ قُرْاٰناًعَرَبِیًّا(۱۱). ''ہم نے اِس کوعربی قرآن بناکراُتاراہے۔''اس سوال کاجواب یہ دیاگیاہے کہ:بانَّ الکلمات الیسیرۃ بغیرالعربیۃ لاتُخرجہُ عن کونہ عربیاً'والقصیدۃ الفارسیۃلاتخرج عنھابلفظۃ فیھاعربیۃٌ(۱۲).''تمام قرآن مجیدعربی اَلفاظ سے بھراپڑاہے اس لیے اس میں معدود چندغیرزبانوں کے الفاظ کاآجانااسے عربی کلام ہونے سے خارج نہیں بناسکتے۔ایک فارسی قصیدہ جس میں دو ایک عربی لفظ آئے ہوں فارسی ہی کہلائے گااوران چندلفظوں کی وجہ سے عربی قصیدہ نہ ہوجائے گا۔''وَلَوْجَعَلْنٰہُ قُرْاٰناً اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْلاَفُصِّلَتْ اٰیٰتُہُ ءَ اَعْجَمِیٌّ وَعَرَبِیٌّ(۱۳).

''اوراگرہم اِس قرآن کوعجمی قرآن کی شکل میں اُتارتے تویہ لوگ یہ اعتراض اُٹھاتے کہ اس کی آیات کی وضاحت کیوں نہیں کی گئی!کلام عجمی اورمخاطَب عربی!''اس سوال کاجواب یہ دیاگیاہے کہ:بأن المعنی من السیاق أکلامٌ أعجميٌ ومخاطَبٌ عربي(۱۴).

''یہاں سیاقِ کلام سے یہ معنی بنتے ہیں کہ آیاکلام توعجمی ہے اوراس کامخاطَب عربی ہو؟''

ابوعبیدۃ(۱۵)اس بات کے سختی سے منکرہیں کہ قرآن مجیدمیں کوئی مُعَرَّب ہوچنانچہ ابومنصور جوالیقی(۱۶) نے اُن کے حوالے سے لکھاہے :مَن زعمَ أنَّ في القرآن لساناًسِوَی العربیۃِ فقدأعظَمَ علی اللہ القول'واحتج بقولہ تعالی:اِنَّاجَعَلْنٰہُ قُرْاٰناًعَرَبِیًّا(۱۷)(۱۸).

''جس کاخیال ہو کہ قرآن مجیدمیں عربی کے سواء دوسری زبانوں کے حروف پائے جاتے ہیں توبے شک اُس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں نہایت بڑی بات کی ہے'اس لیے کہ قرآن مجیدمیں ہے کہ ہم نے اس کو قرآن عربی بنایاہے۔''

لیکن ابوعبیدۃکہتے ہیں وروي عن ابن عباسص ومجاھد7 وعکرمۃ وغیرھم في أحرف کثیرۃ أنہ من غیرلسان العرب مثل سجیل والمشکاۃ والْیَمّ والطوروأباریق وغیرذلک(۱۹).

سیدناابن عباس ؓ(۲۰)'مجاہد(۲۱)وعکرمۃ(۲۲) اوراُن کے علاوہ دوسرے علماء سے قرآن مجیدکے بہت سے اَلفاظ کے بارے میں منقول ہے کہ اُن کی اصل عربی نہیں'جیسے:سِجِّیْلٌ'مِشْکَاۃٌ'یَمٌّ'طُوْرٌاور اَبَارِیْقٌ وغیرہ۔

جوالیقی اوراُن کے حوالے سے حافظ ابن جوزی(۲۳) لکھتے ہیں: فھؤلاء أعلم بالتاویل من أبي عبیدۃ'ولکنھم ذھبوا إلی مذھب'و

ذھب ھذاإلی غیرہ'وکلاھما مصیبٌ إن شاء اللہ ' وذلک أن ھذہ الحروف بغیر لسان العرب في الأصل فقالوا أولئک علی الأصل'ثم

لفظت بہ العرب بألسنتها فعربتہ فصارعربيًّا بتعريبهاإيَّاہُ فهي عربيۃ في الحال ٗأعجميۃ الأصل.فهذاالقول يصدق الفريقين جميعاً(۲۴).
''یہ سارے[سیدناابن عباس ،مجاہداورعکرمۃ]ابوعبیدۃ کی بنسبت تفسیرقرآن کے زیادہ جاننے والے ہیں'لیکن اُن کامسلک الگ ہے اورابوعبیدۃ کاالگ'اورمیرے نزدیک اِن شاء اللہ دونوں قول درست ہیں'ان دوبظاہرمتضاداَقوال میں تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ دراصل بعض حروف غیرعربی ہیں'پھرآپس میں میل جول ہونے کے بعدیہ اَلفاظ عربی زبان میں دَرآئے اورعربوں نے ان پرتکلم شروع کیااورانہیں اتنی کثرت سے استعمال کیاکہ یہ عربی بن گئے'جوفی الحال توعربی کے الفاظ ہیں مگراصل میں دوسری زبانوں کے ہیں'اس قول سے دونوں آراء کی آپس میں تطبیق ہوسکتی ہے۔''

ابوعبیدقاسم بن سلام (۲۵)کہتے ہیں:والصواب عندي مذهبٌ فيہ تصديق القولين جميعاًوذلک أنَّ هذہ الأحرف أصولها أعجميۃکماقال الفقهاء ولکنها وقعت للعرب فعربتهابألسنتها وحولتهاعن ألفاظ العجم إلی ألفاظهافصارت عربيۃ'ثم نزل القرآن وقد اختلطت هذہ الحروف بکلام العرب'فمن قال:إنهاعربيۃ فهوصادقٌ'ومَن قال:عجميۃٌ فصادقٌومالَ إلی هذا القول الجواليقي وابن الجوزي وآخرون (۲۶).

''میرے نزدیک وہ رائے درست ہے جس میں دونوں قولوں کی بتمامہٖ تصدیق ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ علماء کے حسبِ بیانٖ اِن اَلفاظ کی اصل عجمی زبانیں ہیں مگربات یہ ہوئی کہ اہلِ عرب کواِن کلمات کے استعمال کی ضرورت پڑی اوراُنہوں نے اِن کلمات کومُعَرَّبْ بناکراپنی زبان سے اداکرنے کے قابل بنایاپھرعجمی اَلفاظ کی صورت سے ان کی صورت بھی بدل کرانہیں اپنی زبان کے اَلفاظ سے مشابہ بنالیااوراسی طرح یہ کلمات عربی زبان کے جزؤہوگئے'چنانچہ جس وقت قرآن مجیدکانزول ہواہے اُس وقت یہ اَلفاظ عربی کلام میں ایسے مل جل گئے تھے کہ ان کاامتیازکرنامشکل تھالہٰذااِس لحاظ سے جولوگ ان کوعربی زبان میں شامل بتاتے ہیں وہ بھی اورجولوگ ان کلمات کوعجمی قراردیتے ہیں وہ بھی، دونوں بجائے خودسچے ہیں۔جوالیقی'ابن جوزی اوربہت سے دیگرعلماء بھی اس قول کی طرف مائل ہیں۔''

اس فن میں لکھنے والے
جوالیقی(۴۶۶۔۵۴۰ھ)

موہوب بن احمد بن محمدبن خضر بن حسن بن منصورجوالیقی۔ ۴۶۶ھ کوبغدادمیں پیداہوئے۔ادب ولغت کے بڑے عالم تھے۔مقتفی باللہ عباسی کے امام تھے۔مقتفی باللہ نے اُن سے کچھ کتابیں بھی پڑی ہیں۔بوریاں بنانے اور بیچنے والے کو فارسی میں گووال کہتے ہیں،جسے عربی میں جُوَالِقْ کی شکل دے دی گئی اورآپ اسی کاروبارکی نسبت سے مشہورہوئے۔ آپ مدرسہ نظامیہ میں اپنے استاذاورعلم الالسنۃ کے شعبے کے صدرالتبریزی کے دوسرے جانشین ہوئے۔پکے سُنّی حنبلی تھے اوراُنہیں علی بن زیدکی جگہ جوحدسے زیادہ بدنام شیعہ تھا اورجس سے زبردست استفادہ دلوایاگیاتھا،مقررکیاگیا۔

الجوالیقی نہایت فرض شناس معلم تھے اورسوالات کے جواب بہت احتیاط کے ساتھ سوچ سمجھ کردیتے تھے۔اُن کی خوش نویسی کی بہت تعریف کی جاتی تھی۔اُن کی تصانیف اِس بِناء پرالتبریزی کی تصانیف کی ہم پلہ سمجھی جانے کی مستحق ہیں کہ اُنہوں نے عربی زبان کاصحافتی درجہ اس پستی سے جس میں وہ سلجوقیوں کے زمانے میں جاپڑی تھی نکال کربلندکیا۔آپ نے ۵۴۰ھ کو بغدادمیں وفات پائی(۲۷)۔

ہماری اس موضوع سے متعلق اُن کی تصنیف کانام کِتَابُ الْمُعَرَّبِ مِنَ الْكَلَامِ الْعَجَمِيّ عَلٰى حُرُوْفِ الْمُعْجَمِ ہے ’جوڈاکٹرعبدالرحیم کی تحقیق کے ساتھ دارالقلم دمشق نے ۱۴۱۰ھ۱۹۹۰ء کوپہلی بارشائع کی ہے۔کتاب میں اُن۷۳۲عجمی الفاظ سے بحث کی گئی ہے ’جنہیں عربی زبان نے ہضم کرکےعربی بنادیا’یہ کتاب۶۷۸صفحات پرمشتمل ہے۔

ابن جوزیؒ (۵۰۸۔۵۹۷ھ)

عبد الرحمن بن علی بن محمد ابو الفرج’ابو الفضائل’جمال الدین ’قرشی’بکری’حنبلی’بغدادی’ حنبلی مذہب کے مشہور فقیہ ’تقریباً تین سو تصانیفکے مصنف و مؤلف اور عرب کے مشہور ترین واعظ تھے۔۵۰۸ء کو بغداد میں پیدا ہوئے اور بغداد ہی میں ۵۹۷ھء کو وفات پائی۔حافظ صاحب موصوف بہت تیزفہم شخص تھے’چنانچہ جب اُن کے ایک استاذابن الزّاغونی[وفات:۵۲۷ھ]نے وفات پائی تواُنہوں نے استاذکی مسندوعظ وتذکیرپرمتمکن ہوناچاہا’لیکن نوعمری کی وجہ سے یہ شرف اُنہیں حاصل نہ ہوسکامگراِس کے بعدجب لوگوں نے اُن کے وعظ کانمونہ دیکھاتواُنہیں جامع المنصورمیں وعظ کرنے کی اجازت مل گئی۔اب ابن جوزی نے اپنی تحصیل علم کی سعی کوپہلے سے زیادہ تیزکردیاچونکہ اُن کے نزدیک سب سے اچھی نافلہ عبادت تحصیلِ علم تھی’اس لیے زُہدکی طرف چنداں مائل نہ تھے’بلکہ کھانے پینے اورخصوصاًایسی غذاؤں کااِہتمام کرتے تھے جن سے قوتِ حافظہ قوی ہواورلباس پربھی خاص توجہ دیتے تھے(۲۸)۔

حافظ ابن جوزی نے اپنی کتاب فنون الافنان میں اس سے بحث کی ہے’اُنہوں نے جوالیقی سے یہ علم حاصل کیاہے کہ وہ بھی اُن کے استاذرہے ہیں جیساکہ اُنہوں نے اپنی کتاب فنون الافنان میں ذِکراللغات فی القرآن کے تحت معرب سے بحث کرتے ہوئے آخرمیں لکھاہے : فهذه جملة ماقرأناعلى شيخناأبي منصوروهوكل ماذكره في كتابه المعرب(۲۹)۔

’’یہ سارے کے سارے وہ حروف ہیں جوہم نے اپنے استاذابومنصورسے سنے ہیں اوران سب کاذِکراُنہوں نے اپنی کتاب اَلْمُعَرَّبْ میں بھی کیاہے۔‘‘

حافظ ذہبی(۳۰) نے موفق عبداللطیف کے حوالے سے لکھاہے : أنَّ ابن الجوزي شرب البلاذر فسقطت لحيته ’ فكانت قصيرة جدًّا’وكان يخضبها بالسواد إلى أن مات ’ قال:و كان كثيرالغلطِ فيمايُصنّفُه’فإنه كان يفرغ من الكتاب ولايعتبره.قلتُ:هكذا هو له أوهامٌ وألوانٌ مِن ترك المراجَعةِ’وأخذِالعلمِ من صُحُفٍ’وصَنَّفَ شيئاً لوعاشَ عمراًثانياً لماَلَحِقَ أن يُحَرِّرَهُ وُتقِنهُ(۳۱).

’’میں نے محمدبن عبدالجلیل کے خط میں لکھاہواپڑھاہے کہ ابن جوزی نے بلاذر(۳۲)پی لیا تھا’جس کے باعث اُن کی داڑھی کے بال گرگئے اوراُن کی داڑھی بہت چھوٹی رہ گئی’جسے آپ اپنی وفات تک کالے خضاب سے رنگ لیاکرتے تھے۔یہ بھی کہاکہ آپ اپنی کتابوں میں بکثرت غلطیاں کرتے ہیں’اس لیے کہ آپ جب کتاب سے فارغ ہوجاتے تواُس پرنظرثانی کرنے کی آپ کوعادت نہیں تھی۔میں[حافظ ذہبی]کہتاہوں کہ اُن کے کئی اَوہام اورکئی رنگ ہیں’جس کی وجہ علماء اورکتابوں کی طرف عدم مراجَعت ہے اوراسی طرح صرف کتابوں سے حصول علم بھی اس کا سبب ہے کہ اِنسام خطاء کاشکارہوجاتاہے۔اگرآپ کومزیدعمرملتی اوران کتابوں پرنظرثانی کرلیتے7 تو ان میں سے بہت سی چیزوں کووہ دوبارہ نہ لکھتے۔‘‘

بدرالدین زرکشی(۷۴۶ ۔۷۹۴ھ)

محمد بن بہادربن عبداللہ‌زرکشی’ابوعبداللہ’بدرالدین۔اُن بڑے پختہ کاراورتجربہ کارعلماء میں سے ہیں جوآٹھویں صدی میں مصرمیں اکٹھے ہوئے تھے۔ارباب اجتہادمیں سے تھے۔ اصولِ دین’ فقہ’تفسیراورحدیث کے ماہرعالم تھے۔۷۴۵ھ کوقاہرہ ۔جومدارس ومکاتب سے بھری پڑی تھی۔میں پیداہوئے۔ترکی الاصل تھے۔بچپن ہی میں حصول علم میں لگ گئے اوربہت جلدہی شافعی مسلک پرعبورحاصل کیا۔

امام نووی(۳۳) کی کتاب المنہاج کوزبانی اَزبرکیااوراسی نسبت سے منہاجی کہلائے۔ دیارِمصرمیں رئیس الشافعیہ جمال الدین اِسنوی(۳۴) تھے جومدرسہ کاملیہ میں بلامدافَعت امام حدیث تھے۔زرکشی نے اُن کے سامنے زانوئے تلمذتہہ کیے اوربہت جلداُن کے صفِ اول کے تلامذہ میں اُن کاشمارہونے لگا۔حلب میں شیخ شہاب الدین ازرعی(۳۵) سے فقہ
اوراصول کاعلم حاصل کیاپھردمشق جاکر ابن کثیرسے علم حدیث پڑھا’جس کے بعدآپ قاہرہ واپس لوٹ آئے۔

حافظ ابن حجر(۳۶)لکھتے ہیں:وکان منقطعاًفي منزلہ’لایترددإلی أحدإلاَّإلی سوق الکتب’وإذاحضرہ لایشتري شیئاً’وإنمایطالعُ في حانوت الکتبي طول نہارہ’ومعہ ظھورأوراق یعلِّقُ فیھامایعجبہ’ثم یرجع فینقلہ إلی تصانیفہ(۳۷).

’’لوگوں سے الگ اپنے گھرمیں رہاکرتے تھے۔کسی سے ملتے ملاتے نہ تھے۔باہرنکلتے توکتابوں کی دوکانوں کارُخ کرتے’وہاں بھی کچھ خریدوفروخت نہ کرتے بلکہ کتبی کی دوکان پربیٹھ کرساراسارا دن مطالَعہ کرتے’اورجولطیفہ اورنکتہ اُن کے سامنے آتااُسے اوراق میں لکھ لیتےاورجب گھرلوٹ آتے تواُن کواپنی تصانیف میں شامل کرلیتے۔‘‘

آپ اپنی کتابیں خودلکھتے۔کسی وراق سے نہ لکھواتے۔چونکہ نہایت بدخط تھے اس لیے بعدمیں اُن کی کتابوں کو نقل کرنے والوں کوسخت دقت اورمشکل کاسامناکرناپڑا۔رجب ۷۹۴ھ کومصرمیں وفات پائی(۳۸)۔

اُنہوں نے اس موضوع پراگرچہ کوئی مستقل تصنیف نہیں چھوڑی لیکن اپنی کتاب

البرہان کے جلد اول: ۲۸۷ ’نوع:۱۷میں معرفۃ مافیہ مِن غیرلغۃ العرب کے عنوان کے تحت سیرحاصل بحث کی ہے اورقرآنی معرب کی مثالیں پیش کی ہیں۔

تاج الدین اَلسُّبْکِي(۷۲۷ ۔ ۷۶۹ ھ)

عبدالوہاب بن علی بن عبدالکافی’ابونصر۔۷۲۷ھ کوقاہرہ میں پیداہوئے۔اپنے والدکے ساتھ دمشق منتقل ہوئے۔اَلسُّبْک کی طرف منسوب ہوکراَلسُّبْکِیْ کہلائے جومَمْفِسْ کے علاقے مَنُوف کے ضلع اَلْمَنُوفِیَّۃ میں ایک جگہ کانام ہے۔شافعی علماء کے خاندان اَلسُّبْکِیْ سےتعلق رکھتے ہیں۔تاج الدین دمشق اورقاہرہ میں استاذ’مفتی’قاضی’حاکم اورجامع اموی کے خطیب رہے ہیں۔۷۶۹ھ کو۸۰دن کے لیے جیل کی ہواکھانی پڑی اورپھراپنے منصب پربحال ہوئے۔۷۷۱ھ کوبعارضہ طاعون وفات پائی(۳۹)۔

ہماری اس موضوع سے متعلق اُن کی کتاب کانام مُعِیْدُ النِّعَمْ وَمُبِیْدُالنِّقَمْ ہے’جو۱۴۷صفحات پرمشتمل ایک چھوٹی سی کتاب ہے’جس میں اُن کاموضوع قرآنی معرب نہیں ’بلکہ بنیادی پریہ کتاب سیاسی’سماجی اورعسکری معرب مصطلحات کی ہے۔

اُن کی یہ کتاب ڈاکٹرصلاح الدین ہواری کی تحقیق کے ساتھ المکتبۃ العصریۃ بیروت سے شائع ہو گئی ہے۔

جلال الدین سیوطی(۸۴۹۔۹۱۱ھ)

عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن سابق الدین’خضیری’سیوطی’جلال الدین۔۸۴۹ھ کوپیداہوئے۔ پانچ سال کے تھے کہ والد کا سایہ عاطفت سر سے اٹھ گیا۔قاہرہ میں پلےبڑھے۔چالیس سال کی عمرمیں دریائے نیل کے روضۃ المقیاس میں عزلت نشین ہوئے اور وہیں اپنی اکثر کتابیں لکھیں ۔ امراء اور شرفاء ان سے ملنے وہاں آتے اور وظائف و تحائف پیش کرتے مگر آپ کسی سے ملتے اور نہ وظیفہ یا تحفہ قبول کرتے۔۹۱۱ھ کو وفات پائی(۴۰)۔

ہماری اس موضوع سے متعلق اُنہوں نے الاتقان فی علوم القرآن کے جلد اول: ۱۷۸’نوع :۳۸میں فیماوقع فیہ مِن غیرلغۃ العرب اورجلددوم:۱۷۵’نوع:۶۹میں فیماوقع فیالقرآن مِن الأسماء والکُنٰی والألقاب کے عنوان کے تحت سیرحاصل بحث کی ہے اورقرآنی معرب کی اَن گنت مثالیں پیش کی ہیں’اس جزوی مباحث کے علاوہ اس موضوع سے متعلق اُن کی ایک نہایت نفیس کتاب بھی ہے’جوعام اورمتداول ہے جس کانام اَلْمُھَذَّبْ لِمَا فِي الْقُرْآنِ مِنَ الْمُعَرَّبْ ہے’جس میں۱۲۵مُعَرَّبْ ا لفاظ سے بحث کی گئی ہے۔

خفاجی(۹۷۷۔۱۰۶۹ھ)

احمدبن محمدبن عمر’شہاب الدین خفاجی مصری۔خفاجۃ قبیلہ کی نسبت سے خفاجی کہلائے۔قاہرہ کے نواح میں۹۷۷ھ کو پیداہوئے۔ابتدائی تعلیم اپنے ماموں ابوبکرشَنَوائی سے حاصل کی اوراُن سے فقہ حنفی اورفقہ شافعی پڑھی۔آپ روم ایلی کے عہدہ قضاء پربھی فائزرہے ہیں،جس کے بعدترقی کرکے سلطان مرادکے زمانے میں اُسکوب

کے قاضی ہوگئے۔معزول ہوجانے کے بعدشام اورحلب کے سفرکیے۔مصرواپس آکرپھرقاضی بنادیے گئے اورمصرہی میں۱۰۶۹ھ کوداعی اجل کولبیک کہا(۴۱)۔
ہماری اس موضوع سے متعلق اُن کی نہایت باوقاراورتحقیقی کتاب کانام شَفَاءُ الغَلِيْل فيما في كلام العربِ مِنَ الدَّخِيلہے'جوجوالیقی کی کتاب کے بعدکادرجہ رکھتی ہے اورڈاکٹرمحمدکشاش کی تحقیق کے ساتھ دارالکتب العلمیۃ بیروت سے۴۱۶صفحات میں شائع ہوگئی ہے۔

حمزہ فتح اللہ مصری(۱۲۶۶۔۱۳۳۶ھ)

اسکندریہ میں۱۲۶۶ھ کوپیداہوئے۔قاہرہ منتقل ہوئے۔ازہرمیں تعلیم حاصل کی'وہاں سے تیونس چلے گئے اوروہاں الرائدالتونسی کے نام سے ایک جریدہ جاری کیا۔آٹھ سال وہاں اقامت پذیررہے'وہاں سے اسکندریہ تشریف لے گئے اورتقریباًتیس سال تک وزارتِ معارف سے منسلک رہے۔۱۳۳۶ھ کووفات پائی(۴۲)۔
اس فن سے متعلق اُن کی کتاب کانام الأصلُ والبيان في مُعَرَّبِ القرآن ہے۔مصنف علام نے حافظ سیوطی کی کتاب کومحض مکررکیاہے'اوراس میں کوئی مزیداضافہ نہیں کرسکے(۴۳)۔

ڈاکٹرمحمدالسیدعلی بلاسی(۱۳۶۹ھ)

۳۸۰صفحات پرمشتمل نہایت عمدہ کتاب ہے'جس میں۱۶۱قرآنی معرب اَلفاظ سے بحث کی گئی ہے۔اسے۱۳۶۹ھ کوجمعیۃ الدعوۃ الاسلامیۃ لیبیانے شائع کیاہے۔

حواشی وحوالہ جات

---

(۱) اسم صفت ہے'وہ لفظ جسے عربی بنایاگیاہواوردراصل وہ لفظ کسی دوسری زبان کاہو۔
(۲) سورۃ یوسف۱۲:۲
(۳) سورۃ حم السَّجدۃ۴۱:۳
(۴) سورۃ حم الزخرف۴۳:۳
(۵) سورۃ حم السَّجدۃ ۴۱:۴۴
(۶) محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع ہاشمی'قُرَشی'ابو عبد اللہ' ۱۵۰ھ۷۶۷ء کو غزہ[فلسطین]میں پیدا ہوئے۔دوسال کی عمر میں مکہ معظمہ لائے گئے۔دودفعہ بغداد گئے۔۱۹۹ھ کو مصر تشریف لے گئے اوراپنی فات۲۰۴ھ ۸۲۰ء تک وہیں رہے۔آپ شعر'لغت'ایام عرب'فقہ اور حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔ نہایت ذکی'فطین 'ذہین اورحاضر جواب تھے۔ پہلا فتوی بیس سال کی عمر میں دیا

تھا۔ رمضان المبارک میں ساٹھ بار قرآن ختم کرنےکامعمول تھا۔[تذکرۃ الحفاظ ۱:۳۶۱’احافظ ذہبی’داراحیاء التراث العربی’بیروت’بدون تاریخ’الاعلام ۲۶:۶:۲۶’خیرالدین زِرِکلی’دارالعلم للملایین’بیروت۱۹۸۴ء]
(۷) محمدبن جریربن یزید طبری’ابوجعفر’مؤرخ ومفسراورامام تھے۔۲۲۴ھ کو’’آمل طبرستان‘‘میں پیداہوئے۔بغدادمیں سکونت پذیر رہے اوروہیں۳۱۰ھ کووفات پائی۔ [غایۃ النہایۃفی طبقات القراء۲:۱۰۶’محمدبن محمدجزری’مکتبۃالخانجی’مصر’۱۳۵۱ھ’ الاعلام۶:۶۹]
(۸) محمدبن طیب بن محمدبن جعفر’ابوبکر’قاضی تھے۔اپنے زمانے میں اشاعرہ کے سب سے بڑے عالم تھے۔۳۳۸ھ کوبصرہ میں پیداہوئے۔بغدادمیں سکونت تھی جہاں۴۰۳ھ کووفات ہوئے۔عضدالدولۃنے انہیں شاہِ روم کے پاس سفیربناکربھیجاتھاجہاں اُنہوں نے نصاریٰ سےکئی مذہبی مناظرے کیے۔نہایت حاضرجواب’ذکی اورفطین تھے۔
[وفیات الاعیان۴:۲۶۹’ابن خلکان:شمس الدین احمدبن محمدبن ابی بکر’دارصادربیروت’بدون تاریخ’الاعلام۶:۱۷۶]
(۹) احمد بن فارس بن زکریا’قزوینی ’رازی ’ابو الحسین ’قزوین کے نواحی گاؤں کرسف میں ۳۲۹ھ کوپیدا ہوئے۔ بڑے بڑے ائمہ فن سے کسبِ فیض کیا۔کئی مفید کتابوں کے مصنف ہیں ۔ ۳۹۵ ھ236 ۱۰۰۴ء کو ‘‘رے’’ وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۱:۱۱۹’الاعلام ۱:۱۹۳]
(۱۰) سورۃ یوسف۱۲:۳
(۱۱) سورۃ الزخرف۴۳:۳
(۱۲) الاتقان فی علوم القرآن۱:۱۷۸’نوع:۳۸’جلال الدین سیوطی’مصطفی البابی الحلبی’مصر’۱۳۹۸ھ
(۱۳) سورۃ حم السجدۃ۴۱:۴۴
(۱۴) الاتقان فی علوم القرآن۱:۱۷۸’نوع:۳۸
(۱۵) مَعْمَرْبن مُثَنّٰی تیمی[بنوتیم ۔تیم قریش’نہ کہ تیم الرباب۔کے مولیٰ تھے۔ ’بصری’ابوعبیدۃ ’نحوی۔علم’ادب اورلغت کے بہت بڑے امام تھے۔۱۱۰ھ کوبصرہ میں پیداہوئے۔ہارون الرشیدنے اُنہیں۱۸۸ھ میں بغدادبلایااوراُن سے اُن کی کچھ کتابیں پڑھیں۔حافظ حدیث تھے۔ دارقطنی کی تصریح کے مطابق لَابَأْسَ بِہٖ ہیں البتہ اُن پرخوارج کی رائے رکھنے کاالزام ہے۔عربوں سے عداوت کرتے تھے اوراُن کے مَثالِب میں کئی کتابیں لکھیں۔۲۰۹ھ236۸۲۴ء کوبصرہ میں وفات پائی’لیکن اُن کی جنازہ میں کسی [عالم]نے شرکت نہیں کی اس لیے کہ آپ اپنے معاصرین کے بارےمیں نہایت سخت رویہ رکھتے تھے اوراُن پرشدیدتنقیدکرتے تھے۔[معجم الادباء۱۹:۱۵۴’یاقوت حموی’داراِحیاء التراث العربی’بیروت’بدون تاریخ’الاعلام۷:۲۷۲]
(۱۶) اُن کاترجمہ آگے متن میں مذکورہوگا۔

(۱۷) سورۃ الزخرف۳:۴۳
(۱۸) المُعَرَّب'جوالیقی:۹۲'ابومنصورجوالیقی موہوب بن احمدبن خضر'تحقیق:ڈاکٹرف'عبدالرحیم'دارالقلم دمشق'الطبعۃ الاولیٰ۱۴۱۰ھ۔فنون الافنان:۱۱۵'ابن جوزی'دارالکتاب العربی بیروت ۱۴۲۶ھ۲۰۰۵ء'البرہان فی علوم القرآن۱:۲۸۷'بدرالدین زرکشی'دارالمعرفۃبیروت'(بدون تاریخ)
(۱۹) المُعَرَّب'جوالیقی:۹۲'فنون الافنان'ابن جوزی:۱۱۵
(۲۰) عبد اللہ بن عباس ص بن عبد المطلب'قرشی'ہاشمی'۳قبل ہجری کو پیدا ہوئے۔ رسول اللہ کے چچا زاد بھائی 'جلیل القدر صحابی ہیں۔حبر الامۃ[امت کے عالم] اور ترجمان القرآن جیسے القاب سے نوازے گئے۔ طائف میں سکونت پذیر تھے اور وہیں ۶۸ھ کووفات پائی۔[اسد الغابۃفی معرفۃالصحابۃ ۳:۹۶'ابن الاثیرالجزری'دارالکتاب العربی'بیروت 'الاعلام ۴:۹۵]
(۲۱) مجاہدبن جبرابوالحجاج المکی'مولیٰ بنی مخزوم۔۲۱ھ کوپیداہوئے۔تابعی اورمفسرہیں۔شیخ القراء و المفسرین کے لقب سے نوازے گئے۔اہل کتاب سے بعض مسائل میں رجوع کرتے تھے اس لیے سلف اُن کی تفسیرکی کتاب سے خودکوبچاتے تھے۔۱۰۴ھ کووفات پائی۔[سیراَعلام النبلاء۴:۴۴۹'حافظ ذہبی'مؤسسۃالرسالۃ'بیروت'۱۴۱۰ھ'الاعلام۵:۲۷۸] (۲۲) عکرمہ بن عبداللہ بربری'مدنی ابو عبداللہ'سیدنا ابن عباس ص کے آزاد کردہ غلام اورتابعی تھے۔۲۵ھ۶۴۵ء کو پیدا ہوئے۔ تفسیر اور مغازی کے بہت بڑے عالم تھے۔ تین سواساتذہ سے کسب فیض کیا۔جن میں سے سترتابعی ہیں ۔مدینہ منورہ میں ۱۰۵ھ ۷۲۳ ء کو وفات پائی ۔[میزان الاعتدال ۳:۹۳'حافظ ذہبی'دارالمعرفۃبیروت'بدون تاریخ'الاعلام۴:۲۴۴]
(۲۳) اُن کاترجمہ متن میں آگے مذکورہوگا۔
(۲۴) المُعَرَّب'جوالیقی:۹۲'فنون الافنان'ابن جوزی:۱۱۵

(۲۵) ابوعبیدقاسِم بن سلاَّم ہروی'ازدی'خزاعی'الخراسانی'البغدادی'حدیث'ادب اورفقہ کے بہت بڑے عالم تھے۔۱۵۷ھ۷۷۴ء کوہرات میں پیداہوئے۔وہاں پلے بڑھے اوروہیں تعلیم حاصل کی'پھر بغدادچلے گئے اوراٹھارہ سال تک طرسوس میں عہدہ قضاپررہے۔۲۱۳ھ میں مصرگئے۔۲۲۴ھ کوحج کرنے چلے گئے۔مکۃ مکرمۃ میں وفات پائی۔[الفہرست:۹۷'ابن الندیم'دارالمعرفۃبیروت'۱۴۱۵ھ 'طبقات الشافعیۃ الکبریٰ۲:۱۵۳'تاج الدین عبدالوہاب بن علی السبکی'داراِحیاء التراث العربی'بیروت'الاعلام۵:۱۷۶]
(۲۶) البرہان فی علوم القرآن۱:۲۹۰'نوع:۱۷'الاتقان فی علوم القرآن۱:۱۷۹۔۱۸۰'نوع:۳۸'تاج العروس من جواہرالقاموس ۱:۹'مقدمہ'مقصد:۶'مرتضیٰ زَبِیدی'دارمکتبۃالحیاۃبیروت(بدون تاریخ)

(۲۷) معجم الادباء۱۹:۲۰۵'وفیات الاعیان۳۴۲:۵'ترجمہ:۷۵۱'شذرات الذہب ۴:۱۲۷'الاعلام۷:۳۳۵
(۲۸) سیر اَعلام النبلاء۲۱:۳۶۵'تذکرۃ الحفاظ ۴:۱۳۴۲'طبقات المفسرین ۱:۲۷۶'محمدبن علی بن احمدداوودی'دار الکتب العلمیۃ بیروت'۱۴۰۳ھ'الاعلام۳:۱۷
(۲۹) فنون الافنان:۱۱۶
(۳۰) محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز 'شمس الدین' ابو عبد اللہ'حافظ'علامہ'محقق اور مؤرخ تھے۔ترکمانی الاصل ہیں۔ ۶۷۳ھ کو دمشق میں پیدا ہوئے۔حافظ مِزّی اورامام ابن تیمیہ کے فیض یافتہ کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔دمشق ہی میں۷۴۸ھ236۱۳۴۸ء کو وفات پائی۔[الدرر الکامنۃفی اعیان الماءۃالثامنۃ ۳:۳۳۶'حافظ ابن حجر عسقلانی'دار الجیل'بیروت'۱۴۱۴ھ'الاعلام ۵:۳۲۶]
(۳۱) سیر اَعلام النبلاء۲۱:۳۷۸
(۳۲) بَلاذُرفارسی زبان کالفظ ہے۔عربی میں حَبُّ الفَهمِاورحَبُّ القَلبِ جب کہ انگریزی میںMarkingNutsکہلاتا
ہے'یہ ایک پہاڑی درخت کاپھل ہے'جوبیرسے چھوٹاہوتاہے'اس کے سرپرایک ٹوپی سی لگی ہوتی ہے جس کوکلاہ بلادرکہتے ہیں۔بلادرکودبانے سے شہدکی مانند سیاہ رنگ کی گاڑھی رطوبت نکلتی ہے جس کوعسل بلادرکہتے ہیں'یہ پھل کسی قدرگول اورچپٹا ساہوتاہے اس لیے اس کوعربی میں حَبُّ القلب کہتے ہیں۔یہ محلل اورمقوی اعصاب ہے اور نامردی کے علاج کے لیے کئی دوائیونمیں استعمال کیاجاتاہے'لیکن اس کااستعمال نقصان سے خالی نہیں۔بعض مزاجوں میں اس سے گرمی زیادہ ہوجاتی ہے۔[کتاب المفردات المعروف خواص الادویہ:۱۲۸۔۱۲۹'حکیم مظفرحسین اعوان'شیخ غلام علی اینڈسنز لاہور'۱۹۹۶ء]
(۳۳) یحییٰ بن شَرَف بن مِرَی بن حسن'نووی'شافعی'ابو زکریا'سوریا کے علاقے حوران کے گاؤں[نَوا] میں ۶۳۱ھ کو پیدا ہوئے۔حصول علم کے لیے دمشق گئے اور طویل مدت تک وہاں اقامت پذیر رہے۔اپنے ہی گاؤں میں۶۷۶ھ236۱۲۷۷ء کو وفات پائی۔[تذکرۃ الحفاظ ۴۱:۱۴۷۰'الاعلام ۸:۱۴۹]
(۳۴) عبدالرحیم بن حسن بن علی اِسنوی شافعی'ابومحمد'جمال الدین۔فقہ'اصول اورعربی کے ماہرعالم تھے۔۷۰۴ھ کواِسناء میں پیداہوئے۔۷۲۱ھ کو قاہرہ چلے گئے۔بیت المال کے وکیل رہے ہیں۔۷۷۲ھ کوفوت ہوئے۔[البدر الطالع۱:۳۵۲'الاعلام۳:۳۴۴]
(۳۵) اس کا ترجمہ نہ مل سکا
(۳۶) احمد بن علی بن محمد 'کِنانی'عسقلانی'ابو الفضل'شہاب الدین'ابن حجر'قاہرہ میں ۷۷۳ھ236۱۳۷۲ء کو پیدا ہوئے۔ شعروادب کے دلدادہ تھے'پھرحدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے حصول میں صعوبتیں برداشت کیں۔ کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔حدیث 'رجال اور تاریخ کے بے نظیر عالم ہیں۔۸۵۲ھ کو قاہرہ ہی میں وفات

پائی-[البدرالطالع بمحاسن من بعدالقرن التاسع۱:۸۷'محمدبن علی شوکانی'مطبعۃ السعادۃ مصر ۱۳۴۸ھ'الاعلام ۱:۱۷۸]
(۳۷) الدرر الکامنۃ۳:۳۹۸
(۳۸) الدرر الکامنۃ۳:۳۹۷'شذرات الذہب۶:۳۳۵'الاعلام۶:۶۰-۶۱
(۳۹) الدرر الکامنۃ۲:۴۲۵'الاعلام۴:۱۸۵
(۴۰) شذرات الذہب ۸:۵۱'الاعلام ۳:۳۰۱
(۴۱) خلاصۃ الاثرفی اعیان القرن الحادی عشر۱:۳۳۱'محمدمحبی'دارالکتب المصریۃ'مصر'۱۲۸۴ھ'الاعلام۱:۲۳۸
(۴۲) الاعلام۲:۲۸۰
(۴۳) المعرب فی القرآن الکریم'ڈاکٹرمحمدسیدعلی بلاسی:۱۲